روزنامہ

بدر قادیان

یوم چہارشنبہ

۱۶۷

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۷ ظہور ۱۳۲۷ ہش | ۱۰ شوال ۱۳۶۶ ھ | ۱۷ اگست ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۹۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کے پاؤں کے درد نقرس میں نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

آج بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مختصر سی تقریر فرمائی۔

Digitized by Khilafat Library

دعا

روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو ایک جلیل القدر صحابی اور نہایت معتبر اور ثقہ راویان حدیث میں سے ہیں۔ ایک دفعہ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ کسی نے آکر آپ کو اطلاع دی۔ کہ آپ کا مکان جل رہا ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ ایسا نہیں ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے آج صبح آیت کریمہ ان ربی علی صراط مستقیم کا ورد کیا تھا۔ اور میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ کہ جو شخص صبح اس کا ورد کرے گا۔ وہ شام تک ہر قسم کے آزار اور بلا سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص شام کو اس کا ورد کرے گا۔ وہ صبح تک آفات سے مامون و مصئون ہوگا۔ یہ فرمانے کے بعد آپ نے فرمایا چلو چل کر دیکھیں چنانچہ جب یہ کر دیکھا۔ تو آپ کا مکان بالکل محفوظ تھا۔ اگرچہ ارد گرد کے تمام کے تمام مکانات پھک کر خاک اور راکھ کا ڈھیر ہو چکے تھے۔

جماعت احمدیہ میں سینکڑوں کی تعداد میں ایسے احباب موجود ہیں جنہوں نے دعا کی ایسی ہی معجزانہ تاثیرات کا اپنی ذات میں تجربہ کیا ہے۔

قرآن کریم اور احادیث میں بہت سی ایسی ماثورہ دعائیں ہیں۔ جن کا بارہا تجربہ ہو چکا ہے۔ افسوس کہ آج مسلمانوں نے دعا کو بالکل چھوڑ رکھا ہے۔ نماز بھی جو بہترین اور مؤثر ترین دعا ہے۔ اس کو بھی جو لوگ ادا کرتے ہیں۔ محض ایک معمول چیز سمجھ کر بطور رسم کے ادا کرتے ہیں۔ ان کے دل میں وہ جوش اور خشوع و خضوع پیدا نہیں ہوتا۔ جو آسمانی رحمتوں کو کھینچنے والا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بہت حد تک دین کے صحیح مرکز سے ہٹ گئے ہیں۔ اور قتل بالله جو دین اسلام کا منتہائے مقصود ہے۔ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے۔

الحمد للہ اس زمانے میں امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے از سر نو اور احادیث میں سینکڑوں ہر موقع کی دعائیں لکھری ہوئی ہیں۔ اگر مسلمان ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ تو آج ہی ان کی حالت میں ایک قابل قدر تبدیلی پیدا ہو جائے۔ بات یہ ہے کہ لوگ مادیات کی طرف اس طرح جھک گئے ہیں۔ کہ ان کو دعا کا فلسفہ ہی بالکل فراموش ہو گیا ہے۔ دعا کوئی جادو یا ٹونہ نہیں ہوتی۔ کہ چھو منتر کا سا اثر رکھتی ہو۔ اگرچہ جماعت احمدیہ نے اس زمانے میں اپنے بھی بے شمار مواقع دیکھے ہیں کہ اکثر دعا کی۔ اور ادھر اس کا فوری اثر ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے قبولیت دعا کے بہت سے اصول جگہ بہ جگہ بیان فرمائے ہیں۔ اگر ہم ان کو مدنظر رکھیں تو یقیناً سو فی صدی کامیابی ہوتی ہے دعا کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہوتا کہ انسان ان مادی ذرائع کو ترک کر دے۔ جو کسی مقصد کے حصول کے لئے کوئی قوانین کے ماتحت ضروری ہوتے ہیں اور صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور صرف دعاؤں پر دعائیں مانگتا چلا جائے اللہ تعالےٰ نے جو ذرائع بکثرت قوانین کے ماتحت کسی مقصد کے

آج سے ایک سال قبل

۱۷ اگست ۱۹۴۶ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بمقام ڈلہوزی اپنے چند رویا بیان فرمائے۔ اور ان کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بڑی مشکل ہمارے لئے پیش آنے والی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا فضل ہمارے ساتھ رہے گا۔ اور خدا تعالےٰ ہمارے کپڑوں تک کو ان بلاؤں کے اثرات سے محفوظ رکھے گا۔ اور ہمارے غموں کو دور کرے گا۔" (الفضل ۲۳ اگست ۱۹۴۶ء)

مسلمانوں اور دنیا کی توجہ اس طرف کرانی ہے۔ آج اگر تمام دنیا خاصکر مسلمان سچے دل سے خدا کی طرف مائل ہو جائیں۔ اور اس نامحمود عمل پر عمل پیرا ہو جائیں۔ جو حضور علیہ السلام نے از سر نو اس نقطہ نظر سے سامنے رکھا ہے۔ تو یقیناً دنیا کے موجودہ مصائب ختم ہو جائیں۔

افسوس ہے کہ مغرب کے مادی فلسفہ کے زیر اثر مسلمان بھی دعا کی نعمت سے محروم ہو گئے ہیں۔ حالانکہ مسلمان کا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے قرآن کریم

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر ایل۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

حصول کے لئے بنائے ہیں۔ دعا ان ہی کی مدد و معاون ہوتی ہے۔ اور جہاں وہ ذرائع کام نہ کر سکتے ہوں۔ تو پھر دعا کے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ اور ایسی اضطراری حالت میں اللہ تعالیٰ ضرور دعا قبول فرما لیتا ہے۔ خواہ اس کا اثر اس صورت میں ظہور پذیر نہ ہو۔ جس صورت میں ہم نے اپنی کوتاہ نگاہی اور محدود الخیالی کی وجہ سے سمجھ لیا ہے۔ بلکہ انسان کی سچے دل اور پوری توجہ سے کی ہوئی دعا تو کبھی خالی جاتی ہی نہیں۔

قرآن کریم میں تو ہی دعائیں بہت زیادہ سکھائی گئی ہیں اور چند ایسی بھی دعائیں ہیں۔ جو انفرادی حیثیت رکھتی ہیں۔ مثلاً حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا اور بہت سی دعائیں انفرادی اور قومی دونوں قسموں میں آتی ہیں۔ احادیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی ایسی دعائیں سکھائی ہیں۔ جو انفرادی اور قومی دونوں قسموں میں آسکتی ہیں۔ قومی دعائیں بحیثیت مجموعی تمام قوم کے لئے ہوتی ہیں۔ اور قاعدہ کے طور پر ایسی دعائیں بہت جلد اثر ہوتی ہیں۔ اور ہمیشہ قبول ہوتی ہیں۔ خاص کر ایسی جماعت کی دعائیں جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے علاوہ قرآن کریم اور احادیث کی دعاؤں کے بہت سے بزرگوں نے بھی دعائیں سکھائی ہیں۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کئی الہامی دعائیں سکھائی ہیں۔ ان میں سے

رب کل شیء خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا

اے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے رب ہمیں بچا اور ہماری مدد کر اور ہم پر رحم کر۔

اسم اعظم ہے۔ حضور اقدس علیہ السلام ہر مصیبت کے موقع پر اس دعا پر بہت زور دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ زیادہ اس کو پڑھا کرتے تھے۔

آج کل ملک میں فتنہ و فساد کی آگ کے جہنمی شعلے ہر طرف لپک

بلا وجہ اپنے جیسے ہی معصوم اور بے گناہ انسانوں کو خاک و خون میں ملا رہا ہے۔ یہاں تک کہ عورتوں اور بچوں کو بھی نہیں چھوڑا جاتا۔ آہ وہ جان جو کل تک دوسرے کے پھوڑے کی تکلیف پر پیسج جاتا تھا۔ اور دل کو دردناک اور آنکھوں کو نم کر لیتا تھا۔ آج خود ہی ان معصوموں پر بہیمانہ بے دردی سے حملے کر کے ان کو تیغ کی گھاٹ اتار اور ان کی ہنستی گاتی ہوئی کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتا اور ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیتا ہے آہ بے درد انسان۔ سچ سچ آج مجھے بے شک خوشی ہوگی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے سخت ناراضی و یاد رکھو مظلوموں کی فریاد میں اس کے دربار سے خالی نہیں لوٹیں گی۔

بہرحال قریباً ہر مسلمان دکھ اور مسلمانوں سے جن کی تعداد یقیناً اس آنسوؤں کے ملک میں بھی ابھی تک کافی ہے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر اور گڑگڑا کر اپنی ہی ان دعائیں مانگیں کہ اے ہمارے مالک اے رحمان و رحیم خدا اس کے پر سے ان بلاؤں کو جلد سے جلد ٹال دے۔ اور ان کھڑکتے ہوئے شعلوں پر اپنی رحمت کے فوارے چھوڑ دے۔ آمین اللھم آمین

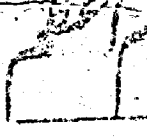

سید حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں مخدوم الانبیاء کی طرف سے یہ دعا سکھلائی گئی:۔

ربنا کل شیء خادمک ربنا فاحفظنا وانصرنا وارحمنا

ترجمہ اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خدمتگار ہے اے میرے رب میں محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما اور تیرے کلمات ہیں کہ ہوا سے پڑے گا ہر ایک آفت سے (کلمات ہوگی۔ یہ ہے ایک دعا جو)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی ایک خاص خصوصیت

زندگی میں موت کے متعلق تیاری

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق میں نے اپنے ایک مختصر سے مضمون میں بیان کیا تھا کہ کچھ عرصہ سے آپ وصال الی اللہ کے لئے ہر وقت بے تاب سے نظر آتے تھے اور ایسے الفاظ ایسے اشتیاق انگیز الفاظ میں اور ایسے مسرت آمیز لہجہ میں اس کا ذکر فرماتے تھے کہ دنیا سے آپ کی انتہائی درجہ بیزاری ظاہر ہوتی تھی۔

بے شک یہ بات ایک مومن کے ہی شایان شان ہے۔ اور ہر ایمان دار اپنی معرفت اور صفائی قلب کے لحاظ سے اپنے محبوب حقیقی کے حضور حاضر ہونے کے لئے اس دنیا کو خوشی خوشی چھوڑنے کو تیار ہوتا ہے۔ اور جیسے جیسے وہ پیمانہ بھرتا جاتا ہے۔ کسی نہ کسی رنگ میں اس کا اظہار بھی کرتا ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں حضرت میر صاحب سے جو خاص بات ظہور پذیر ہوئی وہ یہ ہے کہ آپ نے فرشتہ اجل کو خوش آمدید کہنے کے متعلق تمام تیاری اپنی زندگی میں خود کی اور اس اہتمام سے کی۔ کہ اپنی موت کا اعلان بھی آپ ہی لکھ کر دے گئے۔

ذرا اندازہ لگائیے اس انسان کی روحانی اور ایمانی قوت کا۔ جس نے اپنے ہاتھ سے اپنے تاریخ اور وقت کے جس کی تعیین اس کے بس میں نہ تھی یہ الفاظ رقم فرما دئے۔

"میں محمد اسمٰعیل ولد حضرت میر ناصر نواب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن محلہ ناصر امیر صاحب دہلوی آج مورخہ لوقت اسپتال احباب دائرہ سے رخصت ہو کر عالم برزخ میں آگیا ہوں اللہ تعالیٰ میری یہ رد خوشی اور مغفرت فرمائے۔ آمین میں نے دنیا میں سال قیام کیا

یعنی دو شعبان ۱۳۹۸ھ ہجری مطابق ۲۴ جولائی ۱۸۸۱ء دو خنبہ کے روز پیدا ہوا اور میں نے اس جہان فانی کو چھوڑا۔ ناظرین اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ کہ وہ مجھے قبر کے دکھوں حشر کی تکالیف اور پل صراط کے مصائب اور دوزخ کے عذابوں سے محفوظ کر کے جنت الفردوس میں محض اپنے فضل اور رحم اور کرم سے جگہ عنایت فرمائے اور اپنی نعمتوں سے بہرہ وافر عطا کرے۔ آمین"

ان سطور کے ایک ایک لفظ سے ظاہر ہے۔ کہ یہ اعلان نہ صرف نہایت سکون دل اور اطمینان قلب کے ساتھ لکھا گیا۔ بلکہ موقع شناسی سے بھی خوب ہی کام لیا گیا۔ دعا کی اور نہایت جوامع الدعا ضرورت کے عین مطابق دعا کی درخواست اس انداز سے پیش کی گئی ہے کہ آپ کو جاننے والا شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو۔ جس کا دل پگھل کر پانی پانی نہ ہو گیا ہو اور آپ کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے مضطربانہ دعا نہ نکلی ہوگی۔ ایسے وقت کی ایسی بے شمار دعائیں شرف قبولیت سے کیوں محروم رہ سکتی ہیں۔ جب کہ وہ حضرت میر صاحب ایسے ولی اللہ کے لئے کی گئیں۔

مذکورہ بالا اعلان کے بقیہ حصہ میں دینوی زندگی۔ موت اور پھر آخرت کی زندگی کے فلسفہ پر نہایت عارفانہ کلام کرنے کے بعد اپنی قبض کیفیت کا نقشہ یوں کھینچا ہے

"میں نے دنیا میں تکالیف ابتلا مصائب اور بیماریاں بہت دیکھے مگر ان میں بھی خدا کے فضل اور اس کی رحمت کو ہر قدم پر محسوس کیا۔ پس اب جبکہ بقائے الٰہی کا مقام قریب تر ہوتا جاتا ہے میں کیونکر اس سے ڈروں

Digitized by Khilafat Library

دس"

اس کمنڈ میں عزیز دل اور دوستوں کو خوش خوشی موت قبول کرنے اور لقائے ربّی کے حصول میں ہر تکلیف برداشت اور برداشت کرنے کی نہایت دل نشین الفاظ میں تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

"جو کرم۔ جو رحم۔ جو شفقت۔ جو مروت خدا جو احسان مجھے اپنے خداوند خدا میں نظر آیا۔ بخدا وہ ہرگز کسی دوسرے میں نظر نہیں آیا۔ پس ایسے خدا کے لقا سے لعنت اس کے روبرو پیش ہونے سے ڈرنے کے کیا معنی؟"

- جب دیکھا جائے کہ یہ الفاظ اس ان کے قلب سے نکلے۔ جو خوشی خوشی موت سے ہمکنار ہوا۔ جسے موت کسی مرحلہ پر ایک لمحہ کے لئے بھی ہراساں نہ کر سکی۔ اور جس نے یہ تحریر اس نے قلمبند فرمائی۔ کہ جب وہ شادماں و فرحاں موت کی گھاٹی سے گذر جائے۔ تو اس کی طرف سے اس کے دوستوں اور عزیزوں تک پہنچا دی جائے۔ تو یہ ایک ایسی اہم دستاویز بن جاتی ہے۔ جسے ہر احمدی کو ہر وقت اور خاص کر اس وقت جبکہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی جان پیش کر دینے کا موقع پیش آ رہا ہو۔ پیش نظر رکھنا چاہیئے اور کسی رنگ میں بھی موت کا ڈر یا خوف اپنے پر اس حد تک نہ آنے دینا چاہیئے کیونکہ بالفاظ حضرت میر صاحب مرحوم و مغفور موت ایک سڑھی ہے۔ جو ان کو نچلی منزل سے بالا خانہ تک پہنچاتی ہے۔

موت کے مرحلہ سے گزرنے کے بعد چونکہ جسد بے حس و بے حرکت ہو جاتا ہے اور مرحلے بھی اس دنیا میں باقی رہتے ہیں۔ اس لئے ان کے بارے میں بھی حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی خواہش اور تمنا کا اظہار کیا۔ اور الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اس پیارے بندہ کی ان تمناؤں کو بھی اپنے فضل سے اسی طرح پورا فرمایا۔ جس طرح وہ چاہتا تھا۔

اپنی نعش کو غسل دینے کے متعلق حضرت میر صاحب رضؓ نے یہ خواہش ظاہر فرمائی اور خدا تعالیٰ کے غنی کا پورا پورا احترام کرتے ہوئے فرمائی کہ

"میری نعش کو غسل دینے کے لئے اگر ممکن ہو۔ تو شیخ عبدالرحیم صاحب بھائی جی اور شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی اور حکیم عبداللطیف صاحب شہید کو بلا لیا جائے۔ شہید صاحب پانی ڈالیں۔ کفن موجود ہے۔"

آخر جب وہ وقت آیا۔ کہ حضرت میر صاحب کی روح ملأ اعلیٰ میں پرواز کر گئی۔ اور صرف ایک "نعش" رہ گئی۔ تو اس کے متعلق آپ نے جس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ اسے پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے سامان کر دیئے۔

فوت ہو۔ کہنے لگے۔ میں نے یہ کہا تھا۔ مگر میر صاحب نے جواب دیا۔ آپ لوگ مجھ سے پہلے نہیں فوت ہوں گے۔ پہلے میری باری ہے۔

نعش کے غسل کے بعد قبر کا سوال آتا ہے۔ اس کے متعلق بھی حضرت میر صاحب نے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کی قضا و قدر کے متعلق اپنی پوری رضا کے ساتھ فرمایا۔ نیز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑے کمال ادب و احترام کے ساتھ جس طرح میں بھی کمال کر دیا۔ چنانچہ لکھا۔

"درخواست ہے۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی خدمت میں بود السلام علیکم کے عرض ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے انجام سے آگاہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ میرا انجام اچھا کرے اور مجھے بہشتی مقبرہ کا اہل بنائے۔ اگر یہ فضل مجھ پر خدائے قدوس کی طرف سے ہو جائے۔ تو میری خواہش ہے کہ اپنے لوگوں میں دفن ہوں ایک جگہ حضرت والدہ صاحبہ اور دیوار کے درمیان ایک قبر کھدوا دی جائے۔ حضور کی مہربانی ہوگی اگر مجھے وہاں دفن کیا جائے۔ وانا فی امری

ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے ہمیں ایسا بالغ نظر۔ دور اندیش اور مرکز کی نفس امام عطا فرمایا ہے۔ جو وقت بہت پہلے آنے والی مشکلات کو بھانپ لیتا ہے۔ اور ہمیں ان سے آگاہ کر دیتا ہے۔ ۲۶ جولائی ۱۹۴۶ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔ "ہماری جماعت پر قریب کے زمانہ میں ایک نیا دور آنے والا ہے..... ایک نظر جو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے [illegible] آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر یہ دور ہماری جماعت پر کس رنگ میں اثر انداز ہوگا۔ آیا اس عرصہ کو تنظیمی رنگ میں اہمیت حاصل ہے۔ یا اسے اس لحاظ سے اہمیت ہے کہ وہ جماعت کے لئے مصیبت کا عرصہ ہے۔ ..... پس جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اندر بھی تغیر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ جب بھی کوئی تغیر پیدا ہوتا ہے۔ تو اس میں خیر اور شر دونوں کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔ عوام الناس اور جاہل لوگ تغیرات کی پروا نہیں کرتے۔ لیکن حقیقت آشنا لوگ ہر چھوٹے سے چھوٹے تغیر کے وقت چوکنے ہو جاتے ہیں۔ ..... جب تک کوئی تغیر پورے طور پر ظاہر نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ مبارک ہوگا یا مضر ہوگا۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے۔ کہ ہر تغیر کے وقت زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرے..... اللہ تعالیٰ کی جماعتوں کے لئے عذاب نہیں ہوتا۔ بلکہ ابتلا ہوتے ہیں۔ جن میں ثابت قدمی دکھانے کے بعد ان کے لئے انعامات ہوتے ہیں۔ ..... دوستوں کو غفلت کو ترک کرتے ہوئے چوکس ہو جانا چاہیئے۔ اور اپنی تنظیم کو ہر رنگ میں مکمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

الفضل ۲۷ اگست ۱۹۴۶ء خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۶ء

مذکورہ بالا تینوں اصحاب زندہ و سلامت تھے۔ قادیان میں موجود تھے۔ اور صحت و تندرستی کی حالت میں تھے۔ وہ اپنا فرض ادا کرنے کے لئے خود پہنچ گئے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں حضرت میر صاحب کی خواہش کو لفظ بلفظ پورا کرنے کی توفیق دی۔

میں نے حضرت میر صاحب کی وفات کے بعد حضرت شیخ عبدالرحیم صاحب بھائی جی سے پوچھا۔ حضرت میر صاحبؓ نے اپنی زندگی میں آپ سے اس بات کا ذکر کیا تھا؟ اس وقت آپ نے یہ نہ کہا۔ کہ کون جانتا ہے پہلے کون

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔ تذکرہ صفحہ ۶۴۸

ہزار دل آدمی تیرے پیروں کے نیچے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۰)

نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۱)

تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۲)

انی انزلتک واثرتک ترجمہ۔ میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا۔

الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

"والسلام۔ محمد اسمٰعیل"

خدا تعالیٰ نے حضرت میر صاحب کی یہ خواہش بھی بعینہٖ پوری فرمائی۔ اسی جگہ ان کی قبر بنی جہاں ان کی خواہش تھی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رشتہ کے لحاظ سے نہایت معزز رتبہ رکھنے کے علاوہ حضرت میر صاحب نے اپنی ساری زندگی اسلام اور احمدیت کی خدمت میں صرف کر دی۔ ہر قربانی اور ایثار کے وقت پیش پیش رہے۔ مگر کیا مجال کہ اشارۃً بھی کسی بڑائی کا ذکر کیا ہو۔ بلکہ اپنی انتہائی خواہش اور دلی [illegible] کو "درخواست" کے طور پر پیش کیا۔ اور حضور کی مہربانی ہوگی" کو ذریعہ قبولیت قرار دے کر خاموش ہو گئے۔

دنیا نے امام کو اپنی بڑی سے بڑی خواہش اور تمنا پر مقدم رکھا اور کسی حالت میں بھی انتہائی ادب۔ احترام۔ اطاعت اور فرمانبرداری کے فرض کو نہ بھولنا وہ مقام ہے۔ جو خاصان خدا کا ہی حصہ ہے۔ اور جسے حاصل کئے بغیر کوئی انسان نہ دنیا میں فلاح پا سکتا ہے۔ اور نہ آخرت میں سرخرو ہو سکتا ہے۔

حضرت میر صاحب مرحوم و مغفور کی زندگی بے شک بہتوں کے لئے روحانی اور جسمانی زندگی تھی۔ لیکن موت بھی آپ ایسی اسوہ اور نمونہ قائم کر گئے ہیں۔ جو نسلوں تک کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہوگا انشاء اللہ

Digitized by Khilafat Library

جاپان کیساتھ صلح کی شرائط

۸ ستمبر ۲۵ء، اگست ۱۔ جاپان کے ساتھ صلح کرنے کے اصولوں پر غور و خوض کرنے کے لئے برطانوی دولت مشترکہ کی ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں پاکستان کے نمائندے بھی شریک ہو رہے ہیں۔ کل برطانیہ کے نمائندہ نے کہا کہ برطانیہ چاہتا ہے کہ جاپان کے مقبوضہ تمام ممالک اس سے لے لئے جائیں اور اس کے اموال ضبط کر کے اپنے خزانہ میں داخل کر لئے جائیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم جاپان [illegible] کرنا چاہتے ہیں۔

[illegible] نمائندے نے امریکہ کی اس تجویز کو رد کر دیا ہے کہ جاپان کا فیصلہ صرف چار طاقتوں کو کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس سلسلہ میں اور تمام ممالک کو بھی رائے دینے کا موقع دینا چاہیئے۔ [illegible] کسی اتحاد [illegible]

مصر کے کانگریسیوں کی گرفتاری

مصر، قاہرہ ۲۵ء، اگست ۱۔ مصر کے صر سعد شوفی اور کانگریسیوں کی ایک وفد ملاقات متعقد ہوئی۔ جس میں سعد کی گرفتاری اور [illegible] کے اقدام اور اسمبلی کے کانگریسی ممبروں نے بھی شرکت کی اجلاس میں [illegible] صورت حالات پر غور کیا گیا۔ چونکہ نقراشی صاحب کی وزارت کو برطرف کرانے کے نتیجہ میں پیدا ہوگئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سلسلے میں عنقریب ایک اعلان میں اپنی آئندہ پالیسی کا اظہار کیا جائیگا

انڈونیشیا میں ہالینڈ کی فوجی کشی

جکارتہ ۲۵ء، اگست ۱۔ انڈونیشین ری پبلکن گورنمنٹ کے ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ ہالینڈ کی فوجیں ابھی تک انڈونیشیا کے مختلف مقامات پر جنگی کشی کر رہی ہیں۔ انڈونیشیا نے دارالحکومت جوگجا کارتا کی طرف بھی اس کی پیش قدمی جاری ہے۔ چنانچہ اس وقت دارالحکومت کے شمال

مشترکہ ڈیفنس کونسل کا اجلاس

مشرقی پنجاب کی حالت پر غور و خوض

نئی دہلی ۲۵ء، اگست ۱۔ آج دہلی میں مشترکہ ڈیفنس کونسل کا اجلاس ہوا۔ جس میں مشرقی پنجاب کے فسادات پر غور و خوض کیا گیا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن اجلاس کے صدر تھے۔ پاکستان کی طرف سے سردار محمد اسمٰعیل چند دیگر اور مسٹر زاہد حسین نائی کمشنر نے شرکت کی۔ ہندوستان کی طرف سے پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان اور سردار ولبھ بھائی پٹیل اور سردار بلدیو سنگھ اجلاس میں شامل ہوئے۔ سر آکنلک اور پنجاب باؤنڈری فورس کے افسر اعلیٰ جنرل ریس بھی موجود تھے۔ اجلاس کے بعد اعلان میں بتایا گیا کہ اس امر کو اجلاس کے ممبران نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ لاہور اور امرتسر میں اب حالات قابو میں ہیں۔ البتہ بعض دیگر اضلاع کے متعلق بے چینی کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ جس جس علاقہ میں امن قائم ہو جائے۔ وہاں سے باؤنڈری فورس کی فوج ہٹا لی جائے۔ ان کی فوجی ذمہ داری مقامی حکومت پر ڈالدی جائے۔ کئی دیگر معاملات پر بھی غور کیا گیا اور بہت سے فیصلے کئے گئے۔

حیدرآباد کا اعلان آزادی

حیدرآباد ۲۵ء، اگست ۱۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد نے ہندستانی کونسل اور ریاست کے قانونی مشیر کے مشورہ کے بغیر آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آزادی کا اعلان کونسل اور قانونی مشیر کے مشورہ سے جاری کیا گیا تھا۔

سر ظفر علی خان کا بیان

لاہور ۲۵ء، اگست ۱۔ پاکستان کے پریس اتاشی مسٹر ظفر علی خان نے مشرقی پنجاب کی موجودہ حالت کے متعلق بیان دیا۔ آپ ہنگامہ کے وقت میں کراچی سے روانہ ہوئے۔ تو جیسے ہی اس وقت اس علاقہ میں مشرقی پنجاب میں فساد ہوئے تھے لیکن یہاں آکر جو حالات معلوم ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حالات میرے اندازے سے زیادہ خراب ہیں۔ علاوہ ازیں نقصان کے اعداد کا بھی بہت نقصان ہو رہا ہے مجھے خوف ہے۔ کہ اگر حالات جلد نہ سدھرے تو پاکستان اپنے ہندوستان کو اناج دینے کے متعلق جو وعدے کئے ہیں۔ شاید انہیں پورا نہ کیا جا سکے کیونکہ پاکستان نے مشرقی پنجاب سے آنے والے لاکھوں پناہ گزینوں کے لئے بھی اناج کا انتظام کرنا ہے۔ مسٹر ظفر علی خان نے کہا۔ کہ مجھے امید ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت تمام پناہ گزینوں کو واپس اُن کے گھروں میں بسانے کا اور اُن کی حفاظت کرنے کا معقول انتظام کرے گی۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا۔ تو شاید ہمیں مغربی پنجاب میں ہی ان کو بسانے کا انتظام کرنا پڑے۔ آپ نے پاکستان کے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ لوگوں کو امید کے ساتھ دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ قتل و غارت بہرصورت نقصان دہ ہے۔ اس سے کسی فرقہ کو بھی فائدہ کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔

میں تین میل کے فاصلہ پر دلندیزی فوجیں پہنچ چکی ہیں۔

وسیل ذرائع اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کرے۔

[illegible] مسٹر محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان اور مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان عنقریب لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ آپ مشرقی پنجاب کی صورت حالات کے متعلق تبادلہ خیالات کریں گے۔ اور ضروری انتظامات کریں گے۔ اور ضرورت پڑنے پر فوج کے انتظامات کے متعلق مغربی پنجاب کی حکومت کے مشورہ کریں گے۔

خان آف کھڑ کا بیان!

لاہور ۲۵ء، اگست ۱۔ خان افتخار حسین آف ممدوٹ وزیر اعظم مغربی پنجاب نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے عوام کو صبر اور استقلال کے ساتھ رہنے کی تلقین کی آپ نے کہا۔ مشرقی پنجاب میں جو فساد شروع ہوئے۔ وہ بہت ہی ہولناک ہے لیکن کسی صورت میں بھی مغربی پنجاب کی سرحدوں میں اس فساد کو داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔

مسلم لیگ کے مطالبات

پشاور ۲۵ء، اگست ۱۔ سرحد کی صوبائی مسلم لیگ نے نئی وزارت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ خان وزارت نے ظلم پختون خانی اکبر کو جو سزائے موت دی تھی۔ وہ اس سے واپس لے لیے جائیں۔ پنفرنگ کی گزشتہ الیکشن میں جو اپیلیں دائر کی گئی تھیں۔ اُن کی آزاد اور طور پر سماعت کی جائے۔ اور جن علاقوں پر اضافی جرمانے عائد کئے گئے تھے۔ اُن کے جرمانے واپس کر دیئے جائیں۔

جاپان میں ہوائی ڈاک

ٹوکیو ۲۵ء، اگست ۱۔ جنرل میکارتھر کی فوجی ہیڈ کوارٹر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ عنقریب جاپان میں ہوائی ڈاک کی آمد و رفت شروع ہو جائے گی۔ امید ہے۔ کہ اس طرح جاپان کی تجارت کی ترقی میں کافی مدد ملے گی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library